پیمانه ۲۸ حمل ۱۴۰۶ — ۶ شوال ۱۴۴۷ — ۲۸ مارچ ۲۰۲۶ — ۴

نیر میں 8 فشنگ کلب بنانے کا اعلان

حسنین ذوالفقار

ذوالفقار آباد میں ایک ایسے فشنگ کلب کا قیام عمل میں آیا ہے جس کا مقصد نہ صرف شوقیہ ماہی گیری کو فروغ دینا ہے بلکہ دریائے نیر کے کنارے آباد دیہات کے نوجوانوں کو ایک منظم پلیٹ فارم فراہم کرنا بھی ہے۔ کلب کا افتتاح جمعرات کی صبح دریائے نیر کے پل نمبر 3 کے قریب ایک سادہ مگر پُروقار تقریب میں کیا گیا۔ اس موقع پر 120 سے زائد ارکان کی رجسٹریشن مکمل کی گئی، جن میں بڑی تعداد اسکول اور کالج کے طلبہ کی تھی۔

کلب کے صدر چودھری نوید اقبال ورک ہیں، جبکہ سیکرٹری جنرل کی ذمہ داری ماہی گیری کے شوقین اور مقامی تاجر شیخ عبدالرؤف کو سونپی گئی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ’’ہمارا مقصد صرف مچھلی پکڑنا نہیں بلکہ دریا کے ماحول کو سمجھنا اور اس کی حفاظت کرنا بھی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے بچے دریا کو کچرا پھینکنے کی جگہ نہیں بلکہ ایک قیمتی قدرتی وسیلہ سمجھیں۔‘‘

کلب کے قواعد کے مطابق ہر رکن کو سال میں کم از کم 8 فشنگ ٹرپس میں حصہ لینا ہوگا اور ہر ٹرپ کے بعد کیچ کا ریکارڈ رکھنا لازمی ہوگا۔ صرف وہی مچھلی پکڑی جا سکے گی جس کی لمبائی 12 انچ سے زیادہ ہو، جبکہ مادہ مچھلی کے انڈے دینے کے موسم میں شکار پر مکمل پابندی عائد کی گئی ہے۔ خلاف ورزی کی صورت میں پہلی بار تنبیہ، دوسری بار 500 روپے جرمانہ اور تیسری بار رکنیت معطل کرنے کا اصول طے کیا گیا ہے۔

کلب کے ایگزیکٹو ممبر ڈاکٹر فرحانہ سلیم نے بتایا کہ ابتدائی طور پر 3 کشتیاں اور 12 لائف جیکٹس خریدی گئی ہیں، جبکہ ایک ایمبولینس بھی کلب کے استعمال کے لیے مختص کی گئی ہے۔ ’’ہم نے دیکھا ہے کہ کئی نوجوان صرف اس لیے دریا سے دور رہتے ہیں کہ انہیں تیرنا نہیں آتا، اس لیے ہم نے ہر کشتی کے ساتھ دو تربیت یافتہ غوطہ خور رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔‘‘

تقریب کے مہمانِ خصوصی ڈپٹی کمشنر ذوالفقار آباد سید مرتضیٰ حسین بخاری تھے، جنہوں نے کلب کے لیے 2 لاکھ روپے کی گرانٹ کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ ضلعی انتظامیہ دریا کے کنارے 4 کلومیٹر طویل واک وے کی تعمیر کے منصوبے پر بھی کام کر رہی ہے، جس کے مکمل ہونے کے بعد کلب کو وہاں ایک مستقل پویلین فراہم کیا جائے گا۔ ڈی سی نے کہا: ’’اگر ایک کلب دریا کو صاف رکھنے کی ذمہ داری اٹھا لے تو پورا ضلع اس کی پیروی کرے گا، یہ ایک چھوٹی شروعات ہے مگر اس کے اثرات بہت بڑے ہو سکتے ہیں۔‘‘

کلب کے پہلے ٹورنامنٹ کا آغاز 15 اپریل سے ہوگا، جس کے تحت 27 اپریل تک 8 فشنگ کلبوں کے درمیان مقابلے ہوں گے۔ ٹورنامنٹ کے لیے 1956 میں تعمیر کیا گیا ایک پرانا کنواں منتخب کیا گیا ہے، جو اب ایک ثقافتی ورثہ بن چکا ہے۔ منتظمین کا کہنا ہے کہ ٹورنامنٹ کے دوران کنویں کے اردگرد صفائی مہم بھی چلائی جائے گی تاکہ اس کی تاریخی حیثیت برقرار رہے۔

ٹورنامنٹ کے پہلے روز 10 مختلف مقامات سے 1956 اور 1966 کے درمیان کھودے گئے کنوؤں کے پانی کے نمونے جمع کیے گئے۔ ان نمونوں کو ایک ہی دن میں لیبارٹری پہنچایا گیا تاکہ نتائج میں یکسانیت برقرار رہے۔ ٹیسٹ کے نتائج 48 گھنٹوں کے اندر جاری کیے جائیں گے۔ ٹورنامنٹ کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر فرحان قریشی نے کہا کہ ’’ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ کیا وقت کے ساتھ پانی کے معیار میں کوئی تبدیلی آئی ہے یا نہیں، اور اس کے ممکنہ اسباب کیا ہو سکتے ہیں۔‘‘

ٹورنامنٹ کمیٹی کے مطابق ہر ٹیم کو 2 ٹیسٹ ٹیوب کٹس دی گئی ہیں، جن کے ذریعے وہ اپنے کنویں سے نمونہ حاصل کرے گی۔ کٹس کے ساتھ ایک مختصر ہدایت نامہ بھی فراہم کیا گیا ہے، تاہم منتظمین کا کہنا ہے کہ تربیتی ورکشاپ کے بغیر نتائج کی درستگی پر پورا بھروسا نہیں کیا جا سکتا۔ اسی لیے ورکشاپ کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔

ٹورنامنٹ کے پہلے مرحلے میں ہر ٹیم کو 5 کنویں دیے گئے ہیں، جن میں سے 3 کا انتخاب قرعہ اندازی کے ذریعے کیا گیا۔ باقی 2 کنویں ٹیم خود منتخب کر سکتی ہے، بشرطیکہ وہ 1956 اور 1966 کے درمیان کھودے گئے ہوں۔ ٹیموں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ کنویں کے ارد گرد کی صفائی کریں، پرانی رسی اور ڈول کا استعمال کریں اور نمونہ لینے سے پہلے کنویں کا پانی کم از کم 10 منٹ تک نکالیں۔ ان ہدایات کی خلاف ورزی کرنے والی ٹیم کو 5 نمبر جرمانہ کیا جائے گا۔

ٹورنامنٹ کمیٹی کے مطابق ٹیسٹ کے نتائج کو 4 بنیادوں پر جانچا جائے گا: پانی کی شفافیت، اس کا ذائقہ، کلورین کی مقدار اور کنویں کی مجموعی حالت۔ ہر بنیاد کے لیے 25 نمبر مقرر کیے گئے ہیں، یعنی کل 100 نمبر میں سے۔ ذائقے کے ٹیسٹ کے لیے ہر ٹیم کے 3 ارکان کو منتخب کیا جائے گا، جو بغیر کسی کو بتائے نمونوں کا موازنہ کریں گے۔ ٹورنامنٹ کمیٹی کے ایک رکن نے کہا کہ ’’ہم نہیں چاہتے کہ کوئی ٹیم صرف اس لیے جیت جائے کہ اس کا کنواں پہلے سے بہتر حالت میں تھا۔ ہم دیکھیں گے کہ کس ٹیم نے بہتری کے لیے سب سے زیادہ محنت کی۔‘‘

ٹورنامنٹ کا فائنل 9 مئی کو 20 ویں سالگرہ کے موقع پر منعقد ہوگا۔ فائنل میں پہنچنے والی 4 ٹیموں کے درمیان ایک کھلا مقابلہ ہوگا، جس کے لیے ٹکٹ فروخت کیے جائیں گے۔ منتظمین کا کہنا ہے کہ فائنل کی آمدنی سے حاصل ہونے والی رقم کنویں کی بحالی کے منصوبے پر خرچ کی جائے گی۔ ٹورنامنٹ کمیٹی کے مطابق فائنل کے بعد ایک مکمل رپورٹ شائع کی جائے گی، جس میں ہر کنویں کی موجودہ حالت اور تجویز کردہ اقدامات کی تفصیل ہوگی۔

(جاری ہے، صفحہ 6 کالم 9 میں ملاحظہ کریں)

ہمدرد سکول ہنسر کے 8 طلبہ کی بین الاضلاعی مباحثہ ٹیم میں شمولیت

ہمدرد سکول ہنسر کی مباحثہ ٹیم نے ضلع کوٹ سلیمان کی بین الاضلاعی مباحثہ ٹیم کے لیے 8 طلبہ کا انتخاب کیا ہے۔ ٹیم کے ارکان کا اعلان جمعرات کی صبح اسکول کے آڈیٹوریم میں ایک مختصر تقریب کے دوران کیا گیا۔ ٹیم کے انچارج استاد محمد یونس بھٹی ہیں، جبکہ ٹیم کی کپتان ساتویں جماعت کی طالبہ ماہ نور فاطمہ منتخب ہوئی ہیں۔ ٹیم کے دیگر ارکان میں حسن رضا، عائشہ صدیقہ، عبدالرحمٰن، مریم جاوید، فیصل نواز اور زینب کنول شامل ہیں۔

انتخاب کے لیے 23 طلبہ نے ابتدائی ٹیسٹ دیا تھا، جس کے بعد 14 طلبہ کو تقریری مشق کے لیے بلایا گیا۔ ان سے ’’موبائل فون کا استعمال: نعمت یا زحمت‘‘ کے موضوع پر 5 منٹ کی تقریر کروائی گئی۔ ججز کے پینل میں ریٹائرڈ لیکچرر پروفیسر نسرین اختر، ڈاکٹر عمیر فاروق اور ایڈووکیٹ شاہد منیر شامل تھے۔ ان کے مطابق آخری فیصلہ تلفظ، مواد کی ترتیب، جواب الجواب اور اعتماد کی بنیاد پر کیا گیا۔

ٹیم کے انچارج استاد محمد یونس بھٹی نے بتایا کہ ٹیم نے گزشتہ 6 ہفتوں میں روزانہ 2 گھنٹے تیاری کی۔ ان کے بقول ’’بچوں نے کتابوں سے زیادہ سڑک پر بولنے والوں سے سیکھا۔ ہم نے ان کے ساتھ ریڑھی بانوں، دکانداروں اور رکشہ ڈرائیوروں کے انٹرویوز کیے تاکہ وہ سمجھ سکیں کہ عام آدمی کن مسائل کو کس زاویے سے دیکھتا ہے۔‘‘ انہوں نے کہا کہ ٹیم کو ہفتہ وار مشق کے لیے ہر جمعرات کو ایک مہمان جج بھی میسر آئے گا۔

کپتان ماہ نور فاطمہ نے کہا کہ ٹیم کا ہدف صرف جیت نہیں بلکہ ہر مقابلے سے کچھ سیکھ کر واپس آنا ہے۔ ان کا کہنا تھا: ’’ہم چاہتے ہیں کہ لوگ ہمیں ہرا کر بھی یاد رکھیں کہ ہم نے ان کی بات غور سے سنی تھی۔‘‘ ٹیم کے نائب کپتان حسن رضا نے بتایا کہ ٹیم نے اپنے لیے ایک مشترکہ نعرہ بھی تیار کیا ہے: ’’پہلے سوچو، پھر بولو، ہمدرد کا یہی اصول ہے۔‘‘

ٹیم کے کوچ